یا اللہ جل جلالہ — ۷۸۶ / ۹۲ — یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

# نماز اور روزہ

زیر ظل عاطفت فقیہ اعظم حضرت مولینا ابو الخیر **محمد نور اللہ** صاحب

بانی و مہتمم دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور شریف

وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ
وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

سلسلہ تبلیغ ۲۲ — زیر نگرانی — فقیر ابو الضیاء محمد باقر ضیاء النوری

از برکات جد امجد حضرت سراپا برکت صدر الافاضل حافظ حکیم سید شاہ **محمد نعیم الدین** صاحب قدس سرہ

مکرم تر محمد مصطفےٰ ہیں! — رسولوں میں حبیب کبریا ہیں!
حقیقت میں جناب مصطفیٰ کی — خرد حیراں خدا جانے وہ کیا ہیں!
یہ ثابت ہے کہ خدام محمد — حجاب کبریائی تک رسا ہیں!
نبوت اور رسالت کے علاوہ — تفاخر یہ کہ محبوب خدا ہیں!
سراپا نور ہے جسم مقدس — کہ حضرت پرتو رب العلا ہیں!
وہی ہیں مورد سلم الٰہی — وہی منزل کہ صل علیٰ ہیں!
تحقق ہے کہ دیوان جزا میں — وہی پیش خدا صدر العلےٰ ہیں!
مدارج آپ کے اللہ جانے — بشر کیا اس کے عقل و ہوش کیا ہیں!
کیا خالق نے غیب آگاہ ان کو — کہ وہ شمس الضحیٰ بدر الدجےٰ ہیں!

وہی ایمان میں کامل ہیں ثابت
جو مال و جاں سے اسیر خدا ہیں!

از: سیاہ کار شاہ [illegible] محمد نعیمی [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسئلہ

## حضرت مولینا محمد رمضان صاحب محقق نائب مدرس
## دار العلوم ہذا

چونکہ نماز عموماً وقت کے کچھ حصہ میں ادا کی جاتی ہے اس لئے شرع مطہر نے اس حصہ کا بھی بدرجہ استحباب تعین فرمایا ہے۔ تو نماز فجر میں تاخیر مستحب ہے یعنی جب خوب اجالا ہو جائے تو نماز شروع کرے مگر اتنی تاخیر کہ قرأت مستحبہ با ترتیل پڑھ سکے یا اگر فساد واقع ہو جائے تو دوبارہ وقت کے اندر باقاعدہ ادا کر سکے نہ اتنی تاخیر کہ سورج نکلنے کا اندیشہ ہو جائے ظہر گرمیوں میں تاخیر اور سردیوں میں جلدی مستحب ہے۔ عصر کی نماز میں ہمیشہ تاخیر مستحب ہے مگر اتنی تاخیر کہ سورج زرد ہو جائے مکروہ ہے۔ یہ زردی تقریباً غروب آفتاب سے بیس ۲۰ منٹ قبل آجاتی ہے۔ مغرب کی نماز میں ہمیشہ جلدی کرنا مستحب ہے۔ عشاء کی نماز میں ایک تہائی رات تک تاخیر کرنا مستحب ہے۔ مسئلہ بادل ہوں تو عشاء و عصر میں جلدی کرنا اور دوسری تمام نمازوں میں تاخیر کرنا مستحب ہے

**تحریمہ**: ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَذَکَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰی (ترجمہ) اپنے رب کا نام لیکر نماز پڑھی۔ احادیث اس بارے میں بکثرت ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع فرماتے تھے۔ نماز جنازہ میں تکبیر تحریمہ رکن ہے اور باقی نمازوں میں شرط ہے۔ مسئلہ ارشاد باری ہے حافظوا علی الصلوات۔ حافظوا کا صیغہ مبالغہ کا فائدہ دیتا ہے یعنی تمام نمازوں کی خوب نگہبانی کرو نیز یہ صیغہ مشارکت کا فائدہ بھی دیتا ہے یعنی تم نمازوں کی نگہبانی کرو اور نمازیں تمہاری کریں۔ ہماری نگہبانی یہ کہ ہم نماز کے فرائض و واجبات و سنن اور مستحبات بمع خشوع و خضوع کیساتھ پابندی اوقات سے باجماعت ہمیشگی کریں۔ نماز ہماری نگہبانی اس طرح کرتی ہے کہ وہ قرب الٰہی کے مقامات عالیہ تک پہنچا دیتی ہے۔ شعر

مرداں بسعی و رنج بجائے رسیدہ اند  تو بے ہنر کجا رسی از نفس پروری

ابتداءً اپنے خصوصی افعال میں نازیبا اور برے کاموں سے روکتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ (ترجمہ) بیشک یہ نماز احسن طریقہ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قولاً و عملاً تعلیم دیا ہے بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے۔ علامہ اقبال نے اس معنی کو اس طرح ادا کیا شعر

در کف مسلم مثال خنجر است  قاتل فحشاء و بغی و منکر است

پھر جتنی ہماری محافظت بڑھتی جاتی ہے اتنی ہی نماز کی محافظت بھی زیادہ ہوتی جاتی ہے بلکہ وہ ہماری تمام

مشکلات میں مدد کرتی ہے کہ ہمارے رب تعالیٰ نے مصائب کے وقت نماز سے استعانت کا حکم دیا ہے ارشاد فرمایا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ (ترجمہ) نماز اور صبر سے مدد طلب کرو۔ اگر نماز امداد نہ کرتی تو ہر گز ہر گز حکم استعانت نہ ہوتا۔ احادیث میں ہے کہ ایسے اوقات میں آنحضور سراپا نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کی طرف رجوع فرمایا کرتے تھے تفسیر کبیر میں ہے کہ تَشْفَعُ لِمُصَلِّيْهَا یعنی نماز نمازی کی قیامت کے دن شفاعت کریگی۔

# نمازِ باجماعت

کریمۂ مذکور میں حَافِظُوْا اور فاتحہ میں نَعْبُدُ یہ دونوں صیغے جمع کے جماعت اور اجتماع اور اشتراکِ عمل کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔ اور کریمہ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ (اور رکوع کرو ساتھ رکوع کرنے والوں کے) معیت اور اشتراکِ عمل یعنی نماز باجماعت ادا کرنیکا صراحۃً حکم بیان کرتی ہے۔ جماعت کی فضیلت احادیث میں بکثرت وارد ہے۔ ارشادِ مصطفوی ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔ کہ اکیلا نماز پڑھنے کی نسبت باجماعت ادا کرنے پر پچیس ۲۵ گنا زیادہ ثواب ملتا ہے ایک متفق علیہ روایت میں ستائیس ۲۷ گنا ثواب آیا ہے۔ بحر الرائق صفحہ ۳۵۴ ج ۱ میں ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ پہلی صف والے کے لیئے (جو امام کے پیچھے برابر کھڑا ہو) اسّی ۸۰ نماز کا ثواب لکھا جاتا ہے اور دائیں طرف والے کیلئے پچھتر ۷۵ نماز کا اور بائیں طرف والے کیلئے پچاس ۵۰ اور پچھلی صفوں والے نمازیوں کیلئے پچیس ۲۵ کا۔ یہ بھی یاد رہے کہ ثواب خشوع وخضوع اور خلوص و استغراق میں کمی بیشی کے سبب کم وبیش ہوجاتا ہے۔ ہاں سرورِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طفیل نماز مؤمنین کیلئے پانچ دفعہ معراج اور اپنے رب تعالیٰ کے ساتھ مناجات ہے۔ ارشاد ہوا اَلصَّلٰوةُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِيْنَ نماز مومنین کیلئے معراج ہے۔ کسی نے خوب کہا ہے ؎

اب ضرورت ہی نہیں طور پہ جائیں ہم کلیم — کرتے ہیں روز گفتگو یار سے ہم نماز میں

البتہ ہر ایک کا اس کی ہمت کے مطابق معراج ہوتا ہے اور اتنا ہی ثواب ملتا ہے۔

ع ہر کسے بقدرِ خویش بجائے رسیدہ اند

مندرجہ بالا حدیث اور دیگر احادیث کثیرہ سے وضاحت کیساتھ پہلی صفوں کی درجہ بدرجہ افضلیت ثابت ہوتی ہے ہاں نماز جنازہ میں دوسری نمازوں کے برعکس پچھلی صفیں درجہ بدرجہ افضل ہیں یعنی سب سے زیادہ ثواب آخری صف والوں کو علامہ شامی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں یہ اس لئے کہ جنازہ میں صفوں کی زیادتی محبوب

مقصود ہے۔ تو اگر پہلی صف افضل قرار دیجاتی تو سب لوگ زیادتی ثواب کی خاطر پہلی صف ہی میں قیام پسند کرتے
اور اس طرح زیادتی صفوف والا مقصود فوت ہو جایا کرتا۔ بہرحال بعض صفوف کی بعض پر افضلیت ہے۔ اور اصل ثواب پر کمی
گنے بغیر ثواب الناس پر اس وقت ہے جب ایک دوسرے سے مل کر کھڑے ہوں اور درمیان جگہ نہ چھوڑیں ورنہ
ساتھ کراہت مل جاتی ہے جو باعث نقصانِ ثواب بن جاتی ہے۔ البتہ اصل برکت نماز ضرور ملتی ہے۔ اصل برکت
سے مراد برکت جماعت ہے کہ جماعت میں کسی کامل شخص پر (اس کے اخلاص و اتقاء و استغراق کے سبب)
جو رحمتوں کا نزول ہوتا ان سے ناقصوں اور عوام کو بھی بے تعداد حصہ ملتا ہے۔ درّ المختار میں ہے وَبَرَكَتُهَا الْجَمَاعَةِ
تَعُودُ بَرَكَةُ الْكَامِلِ مِنْهُمْ عَلَى النَّاقِصِ۔ اس سے جماعت کی اہمیت و ضرورت اور افضلیت کا پتہ چلتا
ہے اور جماعت میں کوئی نہ کوئی ضرور خدا رسیدہ مردِ کامل ہوتا ہے اگرچہ پوشیدہ ہو۔

نمازیں پانچ ہیں:۔ ارشادِ باری حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى میں لفظ صَلَوٰات صیغہ جمع
ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ نمازیں مفروضہ کم از کم تین ضرور ہوں پھر ظاہر ہے کہ صلوٰۃ وسطیٰ ان کے علاوہ
ایک نماز ہو کہ عطف تغایر کو چاہتا ہے ورنہ تکرار لازم آئیگا حالانکہ اصل عدمِ تکرار ہے۔ تفسیر کبیر میں ہے
وَالصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى يَدُلُّ عَلَى شَيْءٍ اَزْيَدَ مِنَ الثَّلَاثَةِ وَاِلَّا يَلْزَمُ التَّكْرَارُ وَالْاَصْلُ عَدَمُهُ۔ اب سنئے اگر کل جمع
نمازیں تین ہوں اور وسطیٰ نماز علیحدہ نہ ہو تو باقی دو ہونگی یعنی صلاتاین ہونگی حالانکہ اللہ تبارک وتعالیٰ
نے صلوات فرمایا ہے اور وسطیٰ اگر علیحدہ شمار کی جائے تو کل چار بنیں گی اور اس صورت میں کوئی نماز
وسطیٰ نہیں بن سکیگی لہذا اتنی نمازیں ہونی چاہئیں کہ لفظ صلوات کا معنی بھی صحیح رہے اور ایک نماز وسطیٰ بھی
ضرور ہو سکے۔ اسکی کئی صورتیں ہو سکتی ہیں مثلاً پانچ، سات، نو، گیارہ وغیرہ۔ لیکن پانچ متیقن ہیں کہ اقل
و ادل اور اسہل ہے اور باقی محض محتمل تھا جو یقین کے سامنے مضمحل ہے۔ لہذا نمازیں پانچ
ہیں (تفسیر کبیر بتغییر یسیر) اور پانچ ہی احادیثِ متکاثرہ سے ثابت ہیں نیز زمانہ نزولِ قرآن سے آج تک تمام مسلمانوں
کا پانچ پر ہی اجتماع ہے۔ اور صلوٰۃ وسطیٰ سے مراد نمازِ عصر ہے کہ اس کا درمیانی نماز ہونا اظہر و اوضح
ہے۔ دیکھو عصر سے پہلے دن کی دو نمازیں ہیں ایک قابلِ قصر اور دوسری جو قصر کو قبول نہیں کرتی۔ یعنی فجر
و ظہر ہے اور ایسے ہی عصر کے بعد ایک ناقابلِ قصر (مغرب) اور دوسری قابلِ قصر (عشاء) تو یہ درمیانی نماز
ہی اور یہی مذہب حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔

# قیام

ارشاد باری قُوۡمُوۡا لِلّٰہِ سے ثابت ہوا کہ قیام فرض ہے کہ امر اصل میں فرضیت کو ہی ثابت کرتا ہے۔ تو بلا عذر بیٹھ کر نماز پڑھنا ناجائز ہے۔ مسئلہ: فرائض، وتر، عیدین اور سنت فجر میں قیام فرض ہے۔ جو بلا عذر صحیح قیام ترک کریگا اسکی نماز نہ ہوگی۔ یہ حکم عورتوں کو بھی مردوں کیطرح برابر شامل ہے۔ بحر الرائق ج۱ ص۱۴۳ میں ہے۔ کل حکم ثبت للرجال ثبت للنساء لانھن شقائق الرجال الا مانص علیہ۔ تو جو عورت بلا عذر بیٹھ کر نماز پڑھیگی اس کی بھی نماز نہ ہوگی۔

# ریا

کریمہ قُوۡمُوۡا لِلّٰہِ (اللہ کیلئے کھڑے ہو کر نماز پڑھو) کے لام اختصاص سے معلوم ہوا کہ نماز خالص اللہ ہی کیلئے پڑھنی چاہئے اور اس میں ریا کا دخل نہ ہو۔ بلبیت

ہر کجا اندر عمل اخلاص نیست — در جہاں از بندگانِ خاص نیست

کیونکہ ریا خودی کی علامت ہے اور یہاں (عبادت میں) شکستگی (نیستی و عاجزی) چاہئے۔ بلبیت

چیست تعظیم خدا افراشتن — خویشتن را خاک خواری داشتن

ہستیت در راہ آں ہستی نواز — ہمچو مس در کیمیا اندر گداز

تاکہ تراہ (رؤیت حق روحانی) نصیب ہو۔ پھر کیا ہوگا؟ شعر

لطف مے تجھ سے کیا کہوں زاہد — ارے کمبخت تو نے پی ہی نہیں

عابد اپنے جرم و خطا اور عجز و احتیاج کا اقرار کیا کرتے ہیں۔ شعر

چار چیز آوردہ ام شاہا کہ در گنج تو نیست — بے کسی و ناکسی جرم و گناہ آوردہ ام

اور عاشق اپنی نماز میں لیلائے تراہ کے شوق میں صحرائے شکستگی کی بادیہ پیمائی کیا کرتے ہیں۔ شعر

عابداں اندر نماز و عار نال اندر نیاز — عاشقاں از شوق وصل یار در سوز و گداز

ان کے سوز و گداز کا تو یہ عالم ہوتا ہے کہ انہیں اپنے جسم کی خبر نہیں رہتی اور نہ ہی جان تک کی پرواہ ہوتی ہے۔ تفسیر نیسابوری پ۱ ج۱ میں ہے کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک عضو مبارک میں

ماسنخورہ ہوگیا جس کی وجہ سے وہ عضو کاٹنے کی ضرورت پڑی مگر اس زمانہ میں اس قسم کے آلات تھے نہ ادویات کہ آسانی سے عضو کاٹا جاسکے تو جب آپ نے نماز شروع فرمائی ادھر سے انہوں نے وہ عضو کاٹ دیا اور آپ کو اسکا پتہ بھی نہ لگا۔ زلیخا نے جب جمالِ یوسفی کو ظاہری آنکھ سے دیکھا ایسا بے خود کرسکتا ہے کہ ہاتھ کٹ گئے اور خبر نہ رہی تو ایمان کی بات ہے کہ خالقِ جمالِ یوسف کے جمال کو دل سے دیکھنا کیونکر بے خود نہ کریگا!

جن حضرات کو یہ دولت نصیب ہوئی ان میں سے ایک خاص امتیازی حیثیت کے مالک حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ مختصر یہ کہ آپکو دل کی آنکھوں سے ننانوے بار اللہ تعالیٰ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا۔ (باقی آئندہ)

# ماہ رمضان المکرم

(ابوالضیا محمد باقر غفرلہٗ)

قرآن حکیم میں ہے۔ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۖ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ (ترجمہ) پس تم میں سے جو کوئی یہ مہینہ پائے تو اس کا روزہ رکھے۔ اور جو بیمار ہو یا سفر میں ہو وہ اور دنوں میں گنتی پوری کرے۔ اللہ تمہارے ساتھ آسانی کا ارادہ کرتا ہے اور سختی کا ارادہ نہیں فرماتا۔

(حدیث) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شعبان کی آخری تاریخ میں وعظ فرمایا ارشاد فرمایا اے لوگو! تمہارے پاس عظمت والا اور برکت والا مہینہ آیا ہے اس میں ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس کے روزے اللہ تعالیٰ نے فرض کئے ہیں۔ اور اسکی رات میں قیام (نماز پڑھنا) تطوع (سنت) ہے۔ جو اس میں نیکی کا کام کرے تو ایسا ہے جیسے کسی اور مہینے میں فرض ادا کیا۔ اور اس میں جس نے فرض ادا کیا تو ایسا جیسے اور دنوں میں ستر فرض ادا کئے یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے اور یہ مہینہ مواسات (جان ومال سے باہمی امداد) کا ہے اور اس میں مومن کا رزق بڑھایا جاتا ہے۔ جو اس میں روزہ دار کو روزہ افطار کرائے اس کے گناہوں کیلئے مغفرت ہے اور اس کی گردن آگ سے آزاد کردی جائے گی اور اس افطار کرانے والے کو بھی ویسا ہی ثواب ملے گا جیسا روزہ رکھنے والے کو ملا۔ بغیر اس کے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کہ اس کے اجر میں کمی ہو۔ ہم نے عرض کی یارسول اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ہمارا ہر شخص تو وہ پاتا نہیں جس سے روزہ افطار کرائے۔ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہ ثواب تو اس شخص کو دے گا جو ایک گھونٹ دودھ یا ایک کھجور یا ایک گھونٹ پانی سے روزہ افطار کرائے

اور جس شخص نے روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھانا کھلایا اس کو تو اللہ تعالیٰ میرے حوض سے پلائیگا کہ کبھی پیاسا نہ ہوگا یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جائے۔ یہ وہ مہینہ ہے کہ اس کا اول رحمت ہے، درمیان مغفرت اور آخر آزادی جہنم سے ہے۔ جو اپنے نوکر پر اس مہینے تخفیف کرے یعنی کام میں آسانی کرے اللہ تعالیٰ اسے بخش دے گا۔ اور دوزخ سے آزاد فرما دے گا۔

# ماہ رمضان کے اہتمام میں خداوندی انتظام

حدیث شریف میں ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "جب رمضان شریف آتا ہے آسمان کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں"۔ ایک روائت میں ہے کہ جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں ایک روائت میں ہے کہ رحمت کے دروازے کھول دئیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں شیطان کو زنجیروں سے خوب جکڑ دیا جاتا ہے۔ ایک روائت میں ہے کہ رمضان کی پہلی رات سرکش جن قید کر دئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند رہتے ہیں ان میں سے کوئی دروازہ کھولا نہیں جاتا۔ اور جنت کے دروازے بند نہیں کئے جاتے۔ اور منادی پکارتا ہے" اے خیر طلب کرنے والے متوجہ ہو اور اے برائی چاہنے والے رک جا کچھ لوگ دوزخ سے آزاد ہوتے ہیں اور اسی طرح ہر رات ہوتا ہے۔ ایک روایت میں ہے جو شخص اس کی بھلائی سے محروم رہا وہ بیشک محروم ہے:

# روزے کا ثواب

حدیث شریف میں ہے کہ بہشت کے ایک دروازے کا نام ریّان ہے جو روزے رکھنے والوں کیلئے مخصوص ہے۔ (حدیث) جو ایمان کی وجہ سے اور ثواب کیلئے رمضان شریف کا روزہ رکھے گا اس کے اگلے گناہ بخش دئے جائینگے۔ (حدیث) روزہ اور قرآن کریم بندہ کیلئے شفاعت کریں گے۔ روزہ کہے گا کہ اے پروردگار میں نے اسے کھانے پینے اور خواہشات سے دن بھر روک رکھا میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرما تو اللہ تعالیٰ دونوں کی شفاعت قبول فرمائے گا:

(حدیث) بعض اعمال کا ثواب دس گنا ہے۔ اور بعض کا سات سو گنا۔ اور روزہ اللہ تعالیٰ کیلئے ہے اس کا ثواب اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ حدیث قدسی میں ہے اللہ تعالیٰ

نے فرمایا" روزہ میرے لئے ہے اور اس کا اجر میں خود ہی دوں گا۔

ایک روائت میں ہے کہ روزہ میرے لئے ہے اور اس کا بدلہ (اجر) میں خود بنوں گا۔ فقط

## معذرت

بعض عوارضات و موانعِ اشاعت پمفلٹ کی بنا پر حضرات مخلصین و اراکین و معاونین کرام کو شدید انتظار کرنا پڑا۔ اب بفضلہ تعالیٰ انتظار کی مدت مدیدہ ختم ہوئی اور آپکا پسندیدہ پمفلٹ آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کا چین بن کر آپکی خدمت میں حاضر آرہا ہے۔ اس مدت میں دیگر اہم امور کے علاوہ انجمن کی ایک خاص ہنگامی کانفرنس بھی منعقد کی گئی جس میں بیشتر اصلاحی امور پر مفصل تبصرے کئے گئے۔ اور نہائت کامیابی کیساتھ اختتام پذیر ہوئی:۔

## دار العلوم حنفیہ قصبہ فیلیایہ بور کا سالانہ امتحان

۱۳۷۹ھ

مورخہ ۶-۷ فروری مطابق ۸-۹ شعبان المعظم کو دار العلوم ہذا کے درجہائے عربی و فارسی اور حفظ و ناظرہ کے کل طلبہائے کرام کا امتحان ہوا۔ اس کام کیلئے یہ حضرات تشریف لائے۔۔۔ (۱) حضرت علامہ مولینا مفتی محمد شاکر صاحب محمود آبوری۔ (۲) حضرت علامہ مولینا ابو الفیض علی محمد صاحب خطیب اعظم مسجد مدینہ منٹگمری۔ (۳) حضرت مولینا علامہ ابو النصر منظور احمد شاہ صاحب مہتمم دار العلوم جامعہ حنفیہ منٹگمری۔ (۴) حضرت مولنا علامہ ابو الظفر منظور احمد صاحب صدر المدرسین دار العلوم جامعہ حنفیہ منٹگمری (۵) حضرت مولنا علامہ عبد العزیز صاحب مہتمم مدرسہ غوثیہ حویلی لکھا (۶) حافظ محمد عبد اللہ صاحب امام جامع مسجد غلہ منڈی بصیر پور تشریف۔ اور پورے دو دن میں نہائت کوشش اور تندہی کیساتھ امتحان لیا۔ موصوفین نے رائے قائم کرتے ہوئے فرمایا کہ دار العلوم کے طلبا نہائت مہذب، با ادب، لائق، محنتی اور ہونہار جوہر قابل ہیں۔ مورخہ ۱۴ شعبان المعظم ۱۳۷۹ھ کو نتائج کے اعلان کے بعد ۶ شوال المکرم ۱۳۷۹ھ تک کیلئے دار العلوم کی سالانہ تعطیلات کا اعلان کر دیا گیا۔ یاد رہے کہ دورہ حدیث پاک شوال کے پہلے ہفتے کے اندر ہی شروع ہو رہا ہے شمولیت کیلئے بذریعہ درخواست یا خود تشریف لا کر منظوری لے سکتے ہیں۔ یہاں پر بفضلہ تعالیٰ دورۂ پاک مکمل ہوا کرتا ہے۔ صحاح ستہ کے سوا طحاوی شریف، موطا شریف، شفا شریف، مسند امام اعظم وغیرہا بھی پڑھائی جاتی ہیں۔

**مبارک تقریب پر ضرور بالضرور تشریف لائیں**: مبارک تقریب یہ ہے کہ دار العلوم ہذا کا سالانہ اجلاس ۱۸-۱۹ شعبان المعظم ۱۳۸۰ھ مطابق ۱۶-۱۷ فروری ۱۹۶۱ء بروز منگل بدھ ہو رہا ہے۔ امسال ۱۲ حضرات کو دستار بندی کا شرف حاصل ہوگا۔

## دفتر انجمن حزب الرحمٰن

شعبہ دار العلوم حنفیہ فیلیایہ بصیر پور ضلع منٹگمری